ISBN-38660738-8

© جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	:	ڈاکٹر محمد رفعتؒ: اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا
مرتب	:	اشہد رفیق ندوی
معاونین	:	مجتبیٰ فاروق و محمد انس مدنی
صفحات	:	264
اشاعت	:	2021ء
قیمت	:	300/=
ناشر	:	**ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی،** نبی نگر، پوسٹ بکس نمبر 93، علی گڑھ، یوپی-202002 ای میل: idaratahqeeq2016@gmail.com
باشتراک	:	**ہدایت پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرس** f-155، ہدایت اپارٹمنٹ، شاہین باغ، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی-110025 موبائل نمبر: 09891051676
مطبوعہ	:	زاویہ پرنٹ، نئی دہلی

ملنے کا دوسرا پتہ:

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز
D-307، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر،
اوکھلا، نئی دہلی-110025

مشمولات

شرکاء کا تعارف		۵
عرض مرتب	اشہد رفیق ندوی	۷
استقبالیہ کلمات	اشہد رفیق ندوی	۱۱
کلیدی خطبہ	سید جلال الدین عمری	۱۹
خطبۂ صدارت	سید سعادت اللہ حسینی	۲۷
دعوت و حکمت		
ڈاکٹر محمد رفعت مرحوم کی دعوتی جدوجہد	محمد اقبال ملا	۳۴
ڈاکٹر محمد رفعت: تحریک اسلامی کے ترجمان	ضیاء الدین فلاحی	۴۰
ڈاکٹر محمد رفعت کے ساتھ دعوتی اسفار و مہمات	محمد احمد اللہ صدیقی	۵۶
ڈاکٹر محمد رفعت کی طلبائی ایکٹیوزم	نعمان بدر فلاحی	۶۲
ڈاکٹر محمد رفعت: ایس آئی او کے لیے شجر سایہ دار	محمد معاذ رفعت	۸۲
دانش وری اور وابستگی میں توازن	عبید اللہ فہد فلاحی	۸۹
ڈاکٹر محمد رفعت کا اسلوب بیان	حسن رضا	۱۰۵
مخاطب کا نفسیاتی فہم	ایس امین الحسن	۱۱۲
ڈاکٹر محمد رفعت بحیثیت مربی	وقار انور	۱۱۶

ڈاکٹر محمد رفعت: تحریک اسلامی کا ترجمان

ضیاء الدین فلاحی

اکیسویں صدی کے بھارت میں ڈاکٹر محمد رفعت (۲۶ر جولائی ۱۹۵۶ء-۸ر جنوری
۲۰۲۱ء) فکر اسلامی کے شناور ترجمان اور تحریک اسلامی کے چمن میں دیدہ ور کی مانند تھے۔
پروفیسر محمد رفعت نے تحریک اسلامی کی فکری بنیادوں کو جدید علم کلام کے ذریعہ دنیا کے سامنے
پیش کیا۔ تحریک اسلامی کے اہداف ومقاصد اور اس کے بنیادی لٹریچر کی معاصر عہد میں
معنویت کو قوی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ انہوں نے قولی اور عملی شہادت پیش کر کے تحریک
اسلامی کی نئی نسل اور آئندہ والی نسل کو ایک معیار اور کسوٹی فراہم کی ہے۔ سطور ذیل میں
صرف ان تحریروں کی روشنی میں جو اداریوں کی شکل میں منظر عام پر آئے، موصوف کی
ترجمانی اور حصہ داری کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔[1]

شخصیت کی تشکیل وتعمیر میں تحریک اسلامی کا حصہ

دنیا کا ہر متنفس اپنے والدین، اساتذہ یا مجددین ومصلحین سے متاثر ہوتا ہے اور
اپنی شخصیت کی تعمیر کرتا ہے۔ شخصیات کے تعارف میں اس عنصر کی معرفت اور تلاش انہیں
سمجھنے میں ممد ومعاون ہوتی ہے۔ بیسویں صدی کی متعدد شخصیات، جماعتوں اور اداروں کی
تعمیر وتشکیل میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ۱۹۰۳ء-۱۹۷۹ء) کے افکار ورجحانات کا واضح
عکس نظر آتا ہے۔ سید مودودی کی دینی تشریحات نے علماء کے مقابلہ میں عصری دانش گاہوں
کے فارغین کو زیادہ متاثر کیا۔ پروفیسر محمد رفعت ان خوش نصیبوں میں تھے، جنہیں مسلم

تحریک اسلامی کے لٹریچر کی معروضیت، جامعیت،
یونیورسٹی علی گڑھ کے زمانہ طالب علمی میں تحریک اسلامی کے لٹریچر کی معروضیت، جامعیت،
عصریت اور مقصدیت نے اپنا گرویدہ بنالیا، جس کا پہلا اظہار دروس قرآن اور تقاریر کی شکل
میں مسلم یونیورسٹی میں ہوا۔ دوسرا اظہار آئی آئی ٹی کانپور کے کیمپس میں طلبہ واساتذہ کے
سامنے اور گرد ونواح کی آبادیوں میں عام مسلمانوں کے سامنے ہوا۔ اور تیسرا اور آخری
اظہار جامعہ ملیہ اسلامیہ کی تدریسی زندگی کے دوران ہوا۔ اور جس سے عشق تادم واپس قائم
وجاری رہا۔ فرد کا تزکیہ وارتقاء، معاشرے کی تعمیر وتطہیر اور ریاست کی تشکیل جیسے تحریکی
عنوانات ان کی زندگی کا اوڑھنا اور بچھونا رہے۔ اقامت دین کا فلسفہ ان کی تحریروں اور
تقریروں کا مرکزی نکتہ رہا۔ معاصرین بتاتے ہیں، جس کی گواہی ان کی مومنانہ زندگی اور
مفکرانہ تحریریں پیش کرتی ہیں کہ گرامی رفعت اس احیائی مشن کے لیے پوری زندگی یکسو
رہے۔ انہوں نے اگرچہ حکومت ہند کی ملازمت کی لیکن تحریک اسلامی کے نصب العین اور
اس کے اہداف کو دنیا کے سامنے دوران ملازمت بھی بے کم وکاست پیش کرتے رہے۔
تحریک اسلامی کے علمی مباحث، نقاطِ نظر اور اصطلاحات کی وضاحت انہوں نے اپنے
اداریوں میں بہت سادہ اور سہل انداز میں کی جسے سہل ممتنع بھی کہا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف
موجودہ دور میں ان مباحث اور افکار کی معنویت کو علمی دلائل سے واضح کیا اور غور وفکر کے
لیے انہیں علمی حلقوں میں پیش کیا۔ موصوف کا دوسرا استفادہ علامہ اقبالؒ کا فارسی اور اردو کا
شاہ کار کلام ہے جس کا برمحل استعمال اپنی تقریروں اور تحریروں میں کرتے ہیں بلکہ اکثر وبیشتر
انہیں سرنامہ بناتے ہیں اور خاتمہ مسک کے بطور استعمال کرتے ہیں۔ ان کا تیسرا استفادہ علماء
دیوبند میں مولانا اشرف علی تھانویؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ ہیں۔ مؤخر الذکر کی تفسیر کا بکثرت
حوالہ ڈاکٹر موصوف کی تحریروں میں ملنا ان کی علماء نوازی اور وسعت نظری کی دلیل ہے۔

موضوعات ومباحث کے انتخاب میں تحریکی شعور کی بازیافت

پروفیسر رفعت کی علمی شخصیت بنیادی طور پر ان کے اداریوں کے ذریعہ علمی دنیا کے
سامنے آئی۔ ان کی تحریروں کی افادیت کی خاطر تصنیفی اکیڈمی، دہلی نے انہیں کتابوں کی شکل

Scanned with CamScanner

... دین کی مہم جوئی میں علمی وعملی طور پر شرکت فرمائی ... کیا ہے۔ گرامی رفعت نے
موصوف نے نوجوان نسل کو عصرجدید کے پرفریب نعروں سے محفوظ رکھا، نوجوانوں کو اسلامی میراث پر اعتماد کرنے اور ادھار لینے کے بجائے نقد دینے کے مقام پر لا کھڑا کیا۔ محقق گرامی نے قرآن، حدیث، اور فقہاء امت کی ساڑھے چودہ سو سالہ تاریخ سے اپنا رشتہ قائم کیا اور معاصر علماء سے اخذ واستفادہ کو اپنی ضرورت سمجھا۔ وہ علماء کی قیادت کو تحریکات اور اسلامی اداروں کے لیے ضروری اور لازمی قرار دیتے ہیں۔ موصوف کی زندگی میں نسل نو کے لیے سامان اطمینان، مقام عبرت اور تشویق کے خزانے ہیں۔ مقام حیرت ہے کہ آئی آئی ٹی کا فارغ التحصیل اور جامعہ ملیہ اسلامیہ میں شعبۂ فزکس کا پروفیسر اس قدر عمیق، سنجیدہ اور دوررس نتائج کے حامل موضوعات پر کس طرح اور کیونکر داد تحقیق پیش کر گیا!

ڈاکٹر رفعت نے مصادر، اصطلاحات، اقدار اور تحریکی موضوعات ومسائل پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ انہوں نے قدیم وجدید کا سنگم پیش کیا ہے۔ وہ جماعت اسلامی کو بھارت کے لیے رحمت قرار دیتے ہیں۔ اور علماء، دانش وران اور برادران وطن کے سنجیدہ طبقہ سے ڈبیٹ کرتے ہیں اور براہ راست انہیں مخاطب کرتے ہیں۔ وہ امکانات کو مواقع میں تبدیل کرتے ہیں اور دعوت دین کے لیے اس قدر کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ ڈاکٹر رفعت اپنی قولی اور عملی زندگی میں تحریک اسلامی کے مفسر وترجمان تھے۔ قدیم لٹریچر کے بعد، تحریک اسلامی کے جدید لٹریچر میں ڈاکٹر رفعت کی حصہ داری لائق تحسین ہے۔ امید واثق ہے کہ آئندہ دنوں میں ترجمانِ تحریک اسلامی کی تحریروں کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے گا۔ ڈاکٹر موصوف کی تحریریں معاصر عہد کے انسان کے لیے ناامیدی میں امید کا چراغ ہیں۔

حوالہ جات

۱- اس ضمن میں راقم نے ڈاکٹر محمد رفعت کے استفادات پر ایک مقالہ تصنیف کیا ہے، تفصیل کے لیے دیکھیں: تحریک اسلامی کے بنیادی لٹریچر کی معنویت: ڈاکٹر محمد رفعت کا استفادہ،

مجلہ ماہنامہ حیات نو، جنوری ۲۰۲۱، ص: ۳-۹

۲- امت کا فرض منصبی مشمولہ فرد، معاشرہ اور ریاست، بحولہ بالا، ص: ۱۳

۳- ڈاکٹر محمد رفعت، علم وتحقیق کا اسلامی تناظر (نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ۲۰۱۸ء)، ص: ۱۲۲

۴- محولہ بالا، ص: ۱۱۱

۵- ڈاکٹر محمد رفعت، فرد، معاشرہ اور ریاست (نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ۲۰۱۸ء)، ص: ۲۳۴

۶- محولہ بالا، ص: ۲۷-۲۲

۷- ملاحظہ ہو، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیمات، (نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ۲۰۱۷ء)

۸- مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، تحریک اور کارکن، (نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ص:

۹- ملاحظہ ہو، ڈاکٹر محمد رفعت، اسلامی تحریک: سفر اور سمت سفر (نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ۲۰۱۵ء)، ص: ۸۱

۱۰- علم وتحقیق کا اسلامی تناظر، ص: ۹۰

''امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام یہ چاہتا ہے کہ 'معروف کیا ہے اور منکر کیا'؟ اصولاً اس کی صحیح معرفت ہمیں حاصل ہو۔ دوسری طرف یہ کام یہ بھی چاہتا ہے کہ بدلتے ہوئے حالات میں ان اصطلاحات کا اطلاق کن امور پر ہوتا ہے، اس کا بھی صحیح شعور ہو۔''
(اسلامی تحریک سفر اور سمتِ سفر، ص: ۱۵)

Scanned with CamSca